PDFBOOKSFREE.PK

بے نماز کا شرعی حکم

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین

و

نماز باجماعت کی اہمیت و فضیلت

مع

نماز مسنون (و وظائف)

حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف

دار الکتاب والسنۃ

PAKISTAN

نور اسلام اکیڈمی

لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک ضروری گزارش!

معزز قارئینِ کرام! اس کتاب کو عام قاری کے مطالعہ، اُمتِ مسلمہ کی راہنمائی اور ثوابِ دارین کے خاطر پاکستان ورچوئل لائبریری پر شائع کر رہا ہوں۔ اگر آپ کو میری یہ کاوش پسند آئی ہے یا آپ کو اس کتاب کے مطالعے سے کوئی راہنمائی ملی ہے تو برائے مہربانی میرے اور میرے والدین کی بخشش کے لئے اللہ رب العزت سے دُعا ضرور کیجئے گا۔ شکریہ

طالبِ دُعا سعید خان

PAKISTAN VIRTAUL LIBRARY

www.pdfbooksfree.pk

بے نماز کا شرعی حکم

از: فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین

و

نماز باجماعت کی اہمیت و فضیلت

از

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

ترجمہ

ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور

مع

نماز مسنون (و ظائف)

مرتب

حضرت علامہ محمد عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ

دار الکتاب والسنۃ

1- P.O.BOX: 11106 KARACHI - 75300
2- P.O.BOX: 7056 KARACHI - 75620
PAKISTAN

تعاون

نور اسلام اکیڈمی

لاہور —— پاکستان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کتاب کے جملہ حقوق پاکستان میں نورِ اسلام اکیڈمی
اور پاکستان کے علاوہ دُنیا بھر میں بحقِ ناشر محفوظ ہیں۔

دار الكتاب و السنة
DAR AL KITAB WA AL-SUNNAT
37/1/4 Gadarabad Karachi Pakistan

ⓒ دار الكتاب والسنة، ١٤١٧هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

العثيمين، محمد بن صالح.
فتوى حكم تارك الصلاة وفتوى أهمية صلاة الجماعة مع الصلاة والأذكار / محمد بن صالح العثيمين، عبدالعزيز بن عبدالله بن باز، محمد عطاء الله حنيف؛ ترجمة شبير بن نور. ـ ط٢. ـ الرياض.
٣٢ ص؛ ١٢ × ١٧ سم
ردمك: ٩ - ٠٩ - ٦٧٦ - ٩٩٦٠
(النص باللغة الأردية).
١- الصلاة ٢- الفتاوى الشرعية ٣- صلاة الجماعة
أ - ابن باز، عبدالعزيز بن عبدالله (م. مشارك)
ب - حنيف، محمد عطاء الله (م. شارك)
جـ - بن نور، شبير (مترجم) د - العنوان
ديوي ٢٥٢,٢ ١٧/٢١٨٤

رقم الإيداع: ١٧/٢١٨٤
ردمك: ٩- ٠٩ - ٦٧٦ - ٩٩٦٠

حقوق الطبع محفوظة

الطبعة الثانية

رمضان ١٤١٧هـ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بسم اللہ الرحمن الرحیم

DAR AL-KITAB WA AL-SUNNAT
Publishers & Booksellers

دار الکتاب والسنة
للنشر والتوزیع

قارئین کے نام

الحمد لله' والصلاه والسلام على رسول الله محمد بن عبدالله
وعلى آله وصحبه ومن سار على دربه الى يوم الدين' وبعد :

محترم قارئین' السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

دارالکتاب والسنہ کی اردو کتب کے سلسلہ اشاعت کی یہ تیسری کتاب آپ کی نذر ہے۔ اس سے قبل کتاب "شب و روز کی دعائیں" از پروفیسر کمال عثمانی اور کتاب "شرح اصول الایمان" کا اردو ترجمہ شائع کرنے کے شرف کے علاوہ ہم ساٹھ سے زائد چھوٹی بڑی عربی کتب عربی دان طبقہ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔

برادران اسلام' عصر حاضر میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نمازوں کی ادائیگی سے سستی برت رہی ہے اور اسے ضائع و برباد کر رہی ہے۔ بعض لوگوں کے تساہل اور سستی کا یہ عالم ہے کہ وہ اسے بالکل چھوڑ چکے ہیں' بعض جمعہ اور عیدین کی حد تک ادا کرتے ہیں اور کئی ایک پڑھتے تو ہیں لیکن اکثر اوقات جماعت سے ادا نہیں کرتے اور بیشتر نماز کے ترجمہ سے نابلد ہیں۔

زیر نظر کتابچے میں ہم نے علامہ الشیخ / **محمد العثیمین** کے بے نماز کے متعلق فتویٰ کے ہمراہ حضرت العلامہ الشیخ / **عبدالعزیز بن باز** کا نماز باجماعت اور اس کی فضیلت پر جاری کردہ فتویٰ شامل اشاعت کرنے کے ساتھ ہی کتابچہ کے آخر میں نماز مترجم از علامہ الشیخ محمد عطاء اللہ حنیف رحمتہ اللہ علیہ بھی ذکر کر دی ہے تاکہ جہاں قارئین پر "بے نماز کے متعلق شرعی حکم"☆ اور "نماز باجماعت کی اہمیت و فضیلت" واضح ہو وہیں نماز کے ترجمہ سے بھی واقفیت حاصل ہو جائے۔

ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ تینوں جلیل القدر بزرگوں کے ہمراہ فاضل مترجم اور ناشر کو بھی اجر عظیم سے نوازے اور اس کوشش کو تارک نماز اور تارک جماعت مسلمانوں کی ہدایت کا سبب بنائے' آمین۔ بے شک وہ ہر شئے پر قادر ہے۔ والسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپ کا دینی بھائی
ابو سلطان مغل
۴/ذوالحجہ ۱۴۱۴ھ

☆ اس موضوع پر الشیخ محمد العثیمین کا مفصل رسالہ بھی ہم شائع کر رہے ہیں' ان شاء اللہ

371/4 Gazdarabad Karachi (Pak) Telefax:- 0092-21-722992

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دریچہ

موضوعات	صفحہ نمبر
☆ قارئین کے نام	۳
☆ بے نماز کے لئے شرعی حکم از : علامہ الشیخ محمد بن صالح العثیمین	۵
☆ نماز باجماعت کی اہمیت و فضیلت از : سماحہ الشیخ /عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز	۱۲
☆ نماز (مترجم) از : علامہ محمد عطاء اللہ حنیف (رحمتہ اللہ علیہ)	۲۲
☆ بعد نماز کے وظیفے	۲۸
☆ دُعائے قنوت	۳۲

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بے نماز کے لئے شرعی حکم

فتویٰ : فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین حفظہ اللہ

الحمدللہ' والصلاۃ والسلام علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم.........امابعد :

اے مسلمان بھائی! فضیلت الشیخ محمد بن صالح العثیمین کی خدمت میں ایک سوال کیا گیا جو کہ اس پرچے میں درج ہے۔

سوال : ایک آدمی اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیتا ہے لیکن وہ نہیں مانتے۔ آیا وہ ان کے ساتھ رہے یا گھر چھوڑ کر چلا جائے؟

جواب : اگر اس کے گھر والے بالکل نماز نہیں پڑھتے تو وہ کافر ہیں' مرتد اور اسلام سے خارج ہیں۔ ان کے ساتھ رہائش رکھنا جائز نہیں۔ البتہ اس پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ان کو دعوت دیتا رہے' بار بار اور اصرار سے کہتا رہے۔ کچھ بعید نہیں کہ اللہ انہیں ہدایت عطا فرمادے۔ حقیقت یہ ہے کہ نماز کا تارک کافر ہے۔ قرآن کریم' سنتِ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا فتویٰ اس کی دلیل ہے۔ علاوہ ازیں عقل سلیم کا بھی یہی تقاضا ہے۔

قرآن کریم نے مشرکوں کے بارے میں فرمایا :

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

﴿ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِى الدِّينِ ۗ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُونَ ۝﴾ (التوبہ : ۱۱)

"پس اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔"

آیت کے مفہوم میں یہ بات از خود شامل ہے کہ اگر وہ ایسا نہ کریں تو تمہارے دینی بھائی نہیں۔ واضح رہے کہ گناہ چاہے کتنا ہی بڑا ہو اس کی وجہ سے دینی بھائی چارے کی نفی نہیں کی جاسکتی' البتہ اسلام سے خارج ہونے کی صورت میں ہی دینی بھائی چارہ ختم ہوتا ہے۔

حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے :

((بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلَاةِ)) (صحیح مسلم)

"کفرو شرک اور بندے کے درمیان نماز کا معاملہ حائل ہے۔"

حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

((اَلْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ)) (سنن الترمذی' سنن النسائی)

"ہمارے اور کافروں کے درمیان اصل فرق نماز کا ہے' جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔"

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنہ کا قول ہے :

((لَا حَظَّ فِی الْإِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ))

(موطا امام مالک)

"جس نے نماز چھوڑ دی اس کا اسلام میں ذرا بھی حصہ نہیں۔"

حضرت عبداللہ بن شفیق کا قول ہے کہ :

"نماز کے علاوہ کسی کام کے چھوڑنے کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کفر شمار نہیں کرتے تھے۔" (سنن الترمذی)

عقل سلیم سے پوچھئے کہ اگر ایک آدمی کے دل میں رائی کے دانے جتنا ایمان ہو' اسے نماز کی اہمیت کا بھی علم ہو' یہ بھی خبر ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی سخت تاکید کی ہے' پھر کیا عقل سلیم یہ بات تسلیم کرتی ہے کہ وہ آدمی مسلسل نماز کا تارک ہو سکتا ہے؟ سیدھی سی بات ہے کہ ایسا ناممکن ہے۔

جو لوگ تارکِ نماز کو کافر قرار دینے سے انکار کرتے ہیں ان کے دلائل پر میں نے غور کیا ہے' ان کے تمام دلائل چار شکلوں میں منحصر ہیں :

(۱) ان کی بات میں دلیل والی کوئی وجہ ہی نہیں ہے۔

(۲) ان کی دلیل کسی ایسی صفت کے ساتھ مقید ہے کہ اس کے ساتھ ترکِ نماز ممکن ہی نہیں۔

(۳) ایسی صورت حال درپیش ہے کہ نماز چھوڑنے والا معذور قرار پاتا ہے۔

(۴) ان کی دلیل عمومی ہے' تارکِ نماز کو کافر قرار دینے والی احادیث سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کی تخصیص ہو جاتی ہے۔

جب یہ بات واضح ہو گئی کہ نماز کا تارک کافر ہے تو اس پر مرتد والے احکام نافذ ہوں گے۔ کسی نص (قرآن پاک کی آیت یا صحیح حدیث) میں یہ نہیں آیا ہے کہ نماز کا تارک مسلمان شمار ہو سکتا ہے یا وہ جنت میں جائے گا یا جہنم کی آگ سے بچ سکے گا۔ یا اس طرح کی کوئی اور دلیل موجود ہو جس کی وجہ سے تارکِ نماز پر لاگو حقیقی کفر کو کفرِ نعمت (ناشکری) یا کفر دون کفر (بڑے کفر کی بجائے چھوٹا کفر) والی تاویل و توجیہ کی ہمیں ضرورت ہو۔

واضح رہے کہ مرتد پر مندرجہ ذیل احکام لاگو ہوتے ہیں :

۱۔ کسی مسلمان لڑکی کا نکاح اس سے نہ کروایا جائے اور اگر نکاح پہلے سے موجود ہے اور اب نماز نہیں پڑھتا تو ان کا نکاح باطل قرار پائے گا' کوئی مسلمان خاتون اس کے لئے حلال نہیں۔

مہاجر خواتین کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان اس کی دلیل ہے :

﴿ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ﴾

(الممتحنہ : ۱۰)

"پھر جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ مومن ہیں تو انہیں کفار کی طرف واپس نہ کرو' نہ وہ کفار کے لئے حلال ہیں اور نہ کفار ان کے لئے حلال۔"

۲۔ اگر نکاح کے بعد مرد نے نماز چھوڑ دی تو اس کا نکاح فسخ ہو جائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گا' مسلمان بیوی اس کے لئے حلال نہیں۔ اس کی دلیل مذکورہ بالا آیت ہے۔ اس مسئلہ کی باقی تفصیلات اہل علم کے ہاں معروف ہیں کہ آیا ترکِ نماز ازدواجی ملاقات سے پہلے سے تھی یا بعد میں شروع ہوئی۔

۳۔ اگر بے نماز ذبح کرے تو اس کا ذبیحہ نہ کھایا جائے' اس لئے کہ وہ حرام ہے۔ یہودی یا عیسائی کا ذبیحہ تو ہمارے لئے جائز ہے مگر بے نماز کا نہیں' اس لئے کہ بے نماز کا ذبیحہ یہودی اور عیسائی کے ذبیحہ سے زیادہ شریعت میں ناپسندیدہ ہے---والعیاذ باللہ۔

۴۔ بے نماز مکہ شہر تو کیا اس کی حدود میں بھی داخل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ﴾

(التوبہ : ۲۸)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو' مشرکین ناپاک ہیں' للذا اس سال کے بعد یہ مسجد حرام کے قریب نہ پھٹکنے پائیں۔"

۵۔ اگر بے نماز کے قرابت داروں میں سے کوئی فوت ہو جائے تو وراثت میں اس کا کوئی حق نہیں۔ مثلاً ایک نمازی مسلمان مرجاتا ہے' اس کے ورثاء میں اس کا ایک حقیقی بے نماز بیٹا اور چچا زاد بھائی ہے۔ بھلا کون وارث بنے گا؟ اس کے حقیقی بیٹے کے بجائے اس کے چچازاد بھائی کو وراثت ملے گی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کی دلیل حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا :

((لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ))
(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

"مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔"

ایک دوسرے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا :

((اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَھْلِھَا، فَمَا بَقِیَ فَھُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ)) (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

"تمام حقداروں کو وراثت میں سے ان کا حصہ دے دو اور جو بچ رہے تو وہ مرد کے مذکر رشتہ داروں یعنی عصبہ کا حق ہے۔"

اس ایک مثال کے ذریعے باقی تمام ورثاء کا حکم معلوم ہو جاتا ہے۔

۶۔ بے نماز جب مرجائے تو اسے غسل دیا جائے اور نہ کفن۔ نہ تو اس کا جنازہ پڑھا جائے اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ تب اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟ اسے صحرا میں لے جائیں اور گڑھا کھود کر کپڑوں سمیت دفن کردیں، اس لئے کہ شرعاً اس کا کوئی احترام نہیں۔ اس سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ اگر کسی کو معلوم ہو کہ اس کا کوئی عزیز یا تعلق دار نماز نہیں پڑھتا اور اب وہ مرگیا ہے تو اس شخص کے لئے جائز نہیں کہ اس کی میت کو عام مسلمانوں کے سامنے نماز جنازہ کے لئے لائے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۷- قیامت کے روز فرعون' ہامان' قارون اور اُبَی بن خلف جیسے کافر لیڈروں کے ساتھ اس کا حشر ہو گا--- والعیاذ باللہ --- بے نماز کبھی جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا اور کسی عزیز یا تعلق دار کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ اس کے حق میں رحمت و مغفرت کی دعا کرے' اس لئے کہ وہ کافر ہے' لہٰذا دعا کا مستحق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ ﴾ (التوبہ : ۱۱۳)

"نبی اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں زیبا نہیں ہے کہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں چاہے وہ ان کے رشتے دار ہی کیوں نہ ہوں۔ جب کہ ان پر یہ بات کھل چکی ہے کہ وہ جہنم کے مستحق ہیں۔"

میرے بھائیو! معاملہ بہت خطرناک ہے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ بہت سارے لوگ اس مسئلے میں سستی کا شکار ہیں اور گھر میں ان لوگوں کے ساتھ رہائش پذیر ہیں جو نماز نہیں پڑھتے --- اور یہ قطعاً جائز نہیں ہے --- واللہ اعلم۔ وصلی اللہ علی نبینا محمدٍ وعلیٰ آله وصحبه اجمعین

فتویٰ از :

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین

حفظہ اللہ تعالیٰ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز باجماعت کی اہمیت و فضیلت

از : سماحۃ الاستاذ 'فضیلۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز
مفتی المملکۃ العربیۃ السعودیۃ ورئیس دارالافتاء 'الریاض

تمام مسلمانوں کے نام ایک پیغام میں آپ فرماتے ہیں کہ :

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنی رضا کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے' خوفِ خدا اور راہِ تقویٰ پر چلنے والوں میں' مجھے اور تمام مسلمانوں کو شامل فرمالے۔ آمین۔

امرواقعہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی اکثریت محض سستی اور کوتاہی کی وجہ سے نماز باجماعت کا اہتمام نہیں کرتی۔ یہ کھلم کھلا گناہ کبیرہ ہے اور اس میں بھی قطعاً کوئی شک نہیں کہ یہ بہت بڑی برائی ہے' لہٰذا اس کا انجام بھی بہت خطرناک ہے۔ اس لئے تمام اہل علم کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو اس مسئلے کی طرف متوجہ کریں اور اس صورت حال کے خوفناک انجام سے لوگوں کو ڈرائیں' اس لئے کہ نماز باجماعت چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے۔ ایسے اہم مسئلے پر خاموشی نہیں اختیار کی جاسکتی۔ اور یہ بھی واضح ہے کہ اتنے اہم حکم شریعت پر کسی مسلمان کو سستی نہیں کرنی چاہئے۔ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں نماز باجماعت کا حکم دیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس حکم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی مزید وضاحت اور تفسیر بیان کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کثرت سے نماز کا تذکرہ قرآن حکیم میں فرمایا ہے' اس کے فضائل بیان کئے ہیں' اسے باجماعت اور پابندی سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ بھی بتادیا ہے کہ اس معاملے میں سستی اور کوتاہی کا مظاہرہ کرنا منافقین کی نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿ حٰفِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِينَ ۝﴾ (البقرہ : ۲۳۸)

"تمام نمازیں پابندی سے ادا کرو اور بالخصوص درمیانی نماز (عصر کی نماز) اور تابع فرمان بن کر اللہ کے سامنے کھڑے ہو جاؤ"۔

جو مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر نماز ادا نہیں کرتا آخر اس کے بارے میں کس طرح معلوم ہو سکے گا کہ واقعی وہ نماز کا پابند ہے اور نماز کو وہ قابل تعظیم کام سمجھتا ہے۔ باجماعت نماز ادا کرنا فرض ہے۔ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِينَ ۝﴾ (البقرہ : ۴۳)

"اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ مل کر رکوع کرو۔"

یہ آیت مبارکہ نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے "نصِّ صریح" یعنی واضح حکم کا درجہ رکھتی ہے۔ اگر محض نماز ادا کرلینا ہی کافی ہوتا تو آیت مبارکہ کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آخر میں "وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ" (رکوع کرنے والوں کے ساتھ مل کر رکوع کرو) کہنے کی قطعاً ضرورت نہ تھی 'کیونکہ نماز پڑھنے کا حکم تو آیت کے ابتدائی حصے میں آہی چکا تھا۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿ وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ ' فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَّرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَ أَسْلِحَتَهُمْ '......الخ ﴾ (النساء : ۱۰۲)

"(دورانِ جنگ نماز باجماعت کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:) جب آپ خود مسلمانوں کے درمیان موجود ہوں اور باجماعت نماز ادا کر رہے ہوں تو (اس کا طریقہ یہ ہے کہ) ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے اور وہ اپنے ہتھیار اپنے ساتھ رکھیں۔ جب وہ ایک رکعت پوری کر لیں تو وہ لوگ پیچھے ہٹ جائیں اور دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی ہے آ کر آپ کے ساتھ نماز پڑھے 'وہ بھی چوکنے ہو کر رہیں اور اپنے ہتھیار سنبھال کر رکھیں"۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حالتِ جنگ بلکہ عین دورانِ جنگ میں بھی نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا ہے 'تو حالتِ امن و سکون میں کیا حکم ہونا چاہیۓ ؟ نماز باجماعت کی اگر کسی کو معافی مل سکتی تھی تو دشمن کے سامنے صف آراء ان لوگوں کو مل سکتی تھی جنہیں دشمن کے حملے کا ہر وقت خطرہ لگا رہتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا۔ جب ایسے پُر خطر حالات میں گھرے ہوئے لوگوں کو نماز باجماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں ملی تو معلوم ہوا کہ نماز باجماعت ادا کرنا سب سے اہم فرض ہے جو کسی بھی شکل اور صورت حال میں نہیں چھوڑا جاسکتا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

((لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ)) (بخاری و مسلم)

"میں نے پختہ ارادہ کرلیا تھا کہ نماز کا حکم دوں، جب اذان ہو جائے تو کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر ایسے لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز (باجماعت) میں شریک نہیں ہوتے اور میرے ہمراہ ایسے ساتھی ہوں جن کی پاس لکڑیوں کا گٹھا ہو اور میں جماعت میں نہ پہنچنے والوں کے گھروں کو ان کے سمیت جلا دوں۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دورِ صحابہ میں نماز باجماعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

((لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ اَوْ مَرِيضٌ، اِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْشِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَاْتِيَ الصَّلَاةَ۔ وقال : اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى، وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ)) (مسلم)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا ہے، کوئی بھی نماز سے پیچھے نہیں رہتا تھا سوائے اس منافق کے جس کا نفاق سب کو معلوم ہو یا بیمار کے، حتیٰ کہ مریض بھی دو آدمیوں کے درمیان چل کر نماز تک پہنچتا تھا۔"

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا :

"رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہدایت کے تمام راستے سکھلا دیئے تھے، جس مسجد میں اذان ہوتی ہو وہاں نماز ادا کرنا ہدایت کا طریقہ ہے۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی بات کو مزید تفصیل سے بیان کرتے ہوئے فرمایا :

"جس آدمی کو اس بات کی خوشی ہو کہ کل قیامت کے روز اس کی ملاقات اللہ تعالیٰ سے حالتِ ایمان کے ساتھ ہو وہ ان نمازوں کی پابندی کرے جہاں بھی اذان ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کے لئے ہدایت کے طریقے مقرر فرما دیئے ہیں اور نماز باجماعت ادا کرنا ہدایت کے طریقے کا حصہ ہے۔ اگر تم گھروں میں نماز ادا کرو جس طرح یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں نماز ادا کرتا ہے تو تم اپنے نبی ﷺ کے طریقے کو چھوڑ بیٹھو گے اور اگر تم نے اپنے نبیؐ کے طریقے کو چھوڑ دیا تو ضرور گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور جو کوئی آدمی اچھے طریقے سے طہارت کا اہتمام کرے (استنجا کرے اور وضو کرے) پھر کسی مسجد کا رخ کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ایک قدم کے بدلے میں نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک ایک قدم کے بدلے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا ہے کہ نماز باجماعت سے کوئی پیچھے نہیں رہتا تھا' ہاں البتہ معروف و مشہور منافق ضرور جماعت سے پیچھے رہ جاتا تھا۔ حتیٰ کہ بیمار یا بوڑھے آدمی کا حال یہ ہوتا تھا کہ اسے دو آدمیوں کے درمیان گھسیٹ کر لایا جاتا اور صف میں لا کھڑا کیا جاتا۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((اِنَّ رَجُلًا اَعْمٰی قَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ لَیْسَ لِیْ قَائِدٌ یُّلَازِمُنِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ' فَهَلْ لِیْ رُخْصَةٌ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِیْ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : "هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ" قَالَ : نَعَمْ' قَالَ : "فَاَجِبْهُ")) (صحیح مسلم)

"ایک نابینا آدمی نے آپ ﷺ سے دریافت فرمایا کہ میری راہنمائی کرنے والا کوئی نہیں ہے جو مجھے مسجد تک لے آیا کرے' کیا مجھے گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تجھے اذان سنائی دیتی ہے؟" اس نے کہا: "ہاں" تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا: "تب نماز پر ضرور پہنچا کرو۔"

ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ یَاْتِ فَلَا صَلَاةَ لَهٗ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ)) (ابو داؤد' المستدرک للحاکم)

"جس آدمی نے اذان سنی اس کے باوجود نماز تک نہیں پہنچا اس کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نماز قابل قبول نہیں، الایہ کہ اس کے پاس عذر ہو۔"
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ عذر سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا : "جان یا مال کا خطرہ یا بیماری"۔

باجماعت نماز کی فضیلت بہت ساری احادیث سے ثابت ہے اور بالخصوص مسجد میں جا کر باجماعت نماز ادا کرنا۔ اور پھر مسجدیں تو بنائی ہی اس لئے جاتی ہیں کہ وہاں کثرت سے اللہ کا ذکر ہو اور اللہ کے نام کی بڑائی بیان ہو۔ چنانچہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ باجماعت نماز کا اہتمام کرے اور کوشش کر کے نماز تک پہنچے۔ اپنی اولاد کو، اپنے قریبی رشتے داروں کو، اپنے پڑوسیوں کو اور تمام مسلمان بھائیوں کو اس ضمن میں بار بار تاکید کرتا رہے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی اسی شکل میں ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی سے بھی اسی شکل میں بچا جا سکتا ہے۔ مسلمان منافقوں کی مشابہت سے اسی طرح دور ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی جن بری اور قابل نفرت عادتوں کا ذکر کیا ہے ان میں سے ایک عادت نماز کے بارے میں سستی کا مظاہرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿إِنَّ الْمُنٰفِقِينَ يُخٰدِعُونَ اللّٰهَ وَهُوَ خٰدِعُهُمْ، وَإِذَا قَامُوٓا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوا كُسَالٰى يُرَآءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيلًا ○ مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذٰلِكَ، لَا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ ۚ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا ○ ﴾ (النساء : ۱۴۳)

"یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہی انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے' جب یہ نماز کے لئے اٹھتے ہیں تو کسمساتے ہوئے محض لوگوں کو دکھانے کی خاطر اٹھتے ہیں اور اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔ کفر و ایمان کے درمیان ڈانوا ڈول ہیں' نہ پورے اِس طرف ہیں نہ پورے اُس طرف' جسے اللہ نے بھٹکا دیا ہو اس کے لئے تم کوئی راستہ نہیں پاسکتے۔"

باجماعت نماز چھوڑ دینا' مستقل ترکِ نماز کے اسباب میں سے سب سے بڑا سبب ہے۔ اور یہ مسئلہ بھی بہت واضح ہے کہ سرے سے نماز نہ پڑھنا نہ صرف گمراہی ہے بلکہ کفرِ عظیم ہے اور انسان دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے :

((اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمُ الصَّلَاةُ' فَمَنْ تَرَکَهَا فَقَدْ کَفَرَ)) (مسند احمد' ترمذی' نسائی)

"ہمارے اور کافروں کے درمیان اصل فرق نماز کا ہے' پس جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔"

نماز کی اہمیت کے بیان' اسے بالالتزام ادا کرنے' اللہ کے حکم کے مطابق اسے قائم کرنے' نیز ترکِ نماز کے سلسلے میں متعدد آیاتِ کریمہ اور احادیثِ شریفہ آئی ہیں اور یہ سب کی سب اہل علم کے ہاں معلوم و معروف ہیں۔ چنانچہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ نماز کو بروقت ادا کرے' جس طرح اللہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تعالیٰ نے حکم دیا ہے نماز کو باجماعت اور مسجد میں جا کر اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ادا کرے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا یہی طریقہ ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کی دردناک سزا سے بچا جا سکتا ہے۔

جب صحیح بات سامنے آجائے اور دلائل سے بھی واضح ہو جائے تو فلاں یا فلاں کے قول کی آڑ لے کر حق سے منہ نہیں موڑنا چاہئے' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ' ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝ ﴾ (النساء : ۵۹)

"پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملے میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو' اگر تم واقعی اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔"

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهٖ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ ﴾ (النور : ۶۳)

"رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہئے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آ جائے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جس انسان کے پاس معمولی سوجھ بوجھ اور بصیرت ہو اسے بھی معلوم ہے کہ نماز باجماعت میں کس قدر فائدے ہیں اور کس قدر بھلائیاں اس میں پوشیدہ ہیں۔ ان میں سے اہم ترین فائدے درج ذیل ہیں :

۱۔ باہمی تعارف حاصل کرنا۔

۲۔ نیکی اور تقویٰ کے معاملے میں تعاون کرنا۔

۳۔ اچھی باتوں کی تلقین اور اس راہ کی مشکلات پر صبر کی نصیحت کرنا۔

۴۔ نیکی میں پیچھے رہنے والوں کو حوصلہ دینا۔

۵۔ نادان اور ناواقف کو مسائل دین کی تعلیم دینا۔

۶۔ منافقوں کو غصہ دلانا اور ان کے راستے سے دور رہنا۔

۷۔ بندگان خدا کے درمیان شعائر اللہ کا چرچا کرنا۔

۸۔ قول و عمل کے ذریعے اللہ کے احکام کی دعوت دینا۔

اس کے علاوہ بھی متعدد دوسرے فائدے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو ہر اس کام کی توفیق بخشے جس میں اس کی رضا شامل ہو اور جو ہماری دنیا و آخرت کی اصلاح کا ذریعہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نفس کی شرارت اور برے اعمال کی نحوست سے محفوظ فرمائے' کافروں اور منافقوں کی مشابہت سے بھی دور رکھے۔ اللہ بہت مہربان اور کریم ہے۔

ترجمہ : ابوعبدالرحمٰن شبیر بن نور

الدوادمی۔ الریاض۔ سعودی عرب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نماز

تکبیرِ تحریمہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے۔

دعائے استفتاح

تکبیرِ تحریمہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا پڑھا کرتے تھے :

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا

اے اللہ ! دوری ڈال درمیان میرے اور میرے گناہوں کے جس قدر کہ

بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ

دور رکھا ہے آپ نے مشرق کو مغرب سے ۔ یا اللہ صاف کردے

مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ

مجھے گناہوں سے جس طرح صاف کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل کچیل سے

اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاۤءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

یا اللہ ! دھو ڈال میرے گناہ پانی ، برف اور اولوں سے

ثناء سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ

پاک ہے تو اے اللہ اور آپ کی ہی حمد ہے اور بابرکت ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اِسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

نام آپ کا اور بلند ہے آپ کی شان؛ اور نہیں کوئی عبادت کے لائق آپ کے سوا۔

تعوّذ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

سورۂ فاتحہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا رحم والا نہایت مہربان ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ہر طرح کی تعریف اللہ کیلیے ہے جو پالنے والا ہے تمام کائنات کا۔ نہایت رحم والا بڑا مہربان

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

مالک ہے دن جزا کا ۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ

دکھا تارہ ہمیں راہ سیدھی ۔ راہ اُن کی جو انعام فرمایا

عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ اٰمِيْنَ

آپ نے ان پر ، نہ ان کی جو غضب نازل ہوا ان پر اور نہ گمراہوں کی ۔ دُعا قبول فرما

سورۂ فاتحہ کے بعد قرآن کریم کا کوئی ایک حصہ یا کوئی ایک سُورت پڑھ لی جائے ۔ تین چھوٹی سورتیں (سورۂ اخلاص، معوّذتین)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رکوع کی تسبیح
کم ازکم تین دفعہ یہ دونوں یا ایک تسبیح رکوع میں پڑھی جائے:

۱۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی[۱]

پاک ہے تُو اے اللہ! رب ہمارے اور تمام تعریفوں کے لائق ہے تو، الٰہی مجھے بخش دے

۲۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ[۲]

پاک ہے رب میرا بزرگ۔

رکوع سے اُٹھنے کی دُعا
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ[۳]

سن لیا اللہ نے جس نے اسکی تعریف کی

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ[۴]

اے رب ہمارے اور آپ کیلیے ہے تعریف۔ تعریف بہت پاکیزہ بابرکت

سجدہ کی تسبیح
۱۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا

پاک ہے تُو اے اللہ رب ہمارے

وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی[۵]

اور تمام تعریفوں کے لائق ہے تو الٰہی! مجھے بخش دے۔

[۱] مشکوٰۃ باب الرکوع فصل اوّل   [۲] ایضاً فصل دوم
[۳] مشکوٰۃ باب الرکوع فصل اوّل   [۴] ایضاً
[۵] مشکوٰۃ فصل اوّل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

۲۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی [1]

پاک ہے رب میرا بہت بلند۔

رکوع اور سجدہ کی کوئی بھی تسبیح دس، سات، پانچ مرتبہ بہتر ہے (تین بار سے کم نہ ہو)

دو سجدوں کے درمیان کی دعا۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ

الٰہی! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما

وَاجْبُرْنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔ [2]

اور میرے نقصان پورے کر اور مجھے بلندی عطا کر اور مجھے ہدایت دے اور صحت دے اور رزق دے۔

تشہد اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ

سب درود وظیفے اللہ کیلئے ہیں اور سب عجز و نیاز اور سب صدقے خیرات بھی

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ

سلام ہو تجھ پر اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور رحمت اللہ کی

وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ

اور اُسکی برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں

[1] مشکوٰۃ باب الرکوع فصل دوم

[2] مشکوٰۃ باب السجود فصل دوم۔ لیکن "وَاجْبُرْنِیْ" اور "وَارْفَعْنِیْ" کا لفظ کتاب الاذکار (ص ۲۸ بحوالہ سنن بیہقی) میں ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

پر ، میں اِقرار کرتا ہوں کہ نہیں لائق عبادت کے مگر اللہ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

اور اِقرار کرتا ہُوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اُسکے رسُول ہیں۔

درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى

اِلٰہی! رحم وکرم فرما! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر جس طرح کہ آپ نے رحم وکرم فرمایا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام

اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى

کی آل پر بیشک آپ ہیں تعریف کے لائق اور بزرگی والے۔ اے اللہ برکت نازل فرما حضرت

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جس طرح آپ نے برکت نازل کی حضرت

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ابراہیم (علیہ السلام) پر اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر بیشک آپ ہیں تعریف کے لائق بزرگی والے

آخری تشہد کی دُعائیں ۱۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ

یا اللہ! یقیناً میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں

۱ ۔ (بر صفحہ ۳۷)

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ

عذابِ قبر سے اور آپکی پناہ چاہتا ہُوں جہنم کے عذاب سے

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

اور آپ کی پناہ میں آتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے ،

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ۔

اور آپکی پناہ میں آتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ؕ[1]

اے اللہ ! بیشک میں آپکی پناہ میں آتا ہُوں گناہوں سے اور قرض سے ۔

۲ - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا

الٰہی ! میں نے ظلم کیے اپنی جان پر ظلم بہت اور نہیں

يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ

کوئی بخش سکتا گناہ آپ کے سوا تو مجھے خاص بخشش سے نواز اپنے

عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؕ[2]

ہاں سے اور رحم فرما مجھ پر بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے ۔

(بقیہ صفحہ ۲۶) [1] مشکوٰۃ باب التشہد فصل اوّل [2] مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصل اوّل

---

[1] مشکوٰۃ باب الدعاء فی التشہد کی فصلِ اوّل میں بحوالہ صحیحین اس دُعا کے متعدد الفاظ وارد ہیں ۔ اس جگہ ان سب کو جمع کرلیا گیا ہے ۔ [2] مشکوٰۃ ایضاً وصحیح بخاری ص ۱۱۵ ج ۱ باب الدعا قبل السلام ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ان کے علاوہ بھی تشہد میں پڑھنے کی دعائیں احادیث میں آئی ہیں۔

سلام

تشہد اور دُعاؤں سے فارغ ہو کر دائیں اور بائیں جانب منہ پھیرتے ہُوئے یوں کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ [1]

سلام ہو تم پر اور رحمت اللہ کی

بعد نماز کے وظیفے

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ختم کرتے تو (بآوازِ بلند) یہ پڑھتے تھے:

اَللهُ اَكْبَرُ [2]

اللہ بہت بڑا ہے

دوسری حدیث

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ یہ پڑھتے:

اَسْتَغْفِرُ اللهَ

اللہ سے بخشش مانگتا ہوں

پھر یہ دُعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ

الٰہی! آپ سلامتی والے ہیں اور آپ سے سلامتی حاصل ہوتی ہے آپ بابرکت ہیں

[1] مشکوٰۃ باب الدعاء فی التشہد فصل دوم
[2] مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ فصل اول

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ [1]

اے بزرگی اور عزت والے۔

تیسری حدیث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، مجھے تم سے محبت ہے۔ میں نے عرض کیا، مجھے بھی آپ سے محبت ہے۔ فرمایا، نماز کے بعد ہمیشہ یہ دُعا پڑھا کرو:

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ [2]

اِلٰہی! مجھے مدد دے کہ میں آپ کی یاد، آپ کا شکر اور آپکی خوب عبادت کرتا رہوں

چوتھی حدیث حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ پڑھتے تھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

بادشاہی ہے اور وہی سزاوارِ حمد و ثنا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا

اِلٰہی! نہیں روک سکتا جو آپ عطا کریں اور نہیں کوئی دے سکتا جو چیز

[1] مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ۔ فصل اول
[2] مشکوٰۃ باب الدعا فی التشہد۔ فصل دوم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔[1]
آپ روک دیں اور نہیں فائدہ دے سکتی کسی دولت مند کو آپ کے عذاب سے دولت۔

پانچویں حدیث حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ختم کرتے تو بلند آواز سے پڑھتے:[2]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
بادشاہی ہے اور وہی سزاوار حمد وثنا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
نہیں ہے طاقت نقصان سے بچنے کی اور فائدہ حاصل کرنے کی مگر اللہ کیساتھ۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ

وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ
اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں نعمتیں پہنچانا اور فضل کرنا اسی کا کام ہے

وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اُسی کے لیے ہے اچھی تعریف نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق مگر اللہ

[1] مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ فصل اوّل
[2] مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ فصل اوّل کتاب الاُم امام شافعیؒ ص ۱۱۰ ج اوّل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ

اُسی کے لیے ہے ہماری اطاعت اگرچہ کافر بُرا مانیں

چھٹی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ان کلمات کا نماز کے بعد وِرد کرے گا، اس کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہونگے تو بھی بخشے جائیں گے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۳ مرتبہ

اللہ پاک ہے۔ ہر تعریف اللہ ہی کیلیے ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اسی کی

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ایک مرتبہ[1]

بادشاہی ہے اور وہی سزاوارِ حمد و ثنا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ساتویں حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مَیں نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، منبر پر فرما رہے تھے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اُسے بہشت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز روکنے والی نہیں (یعنی مرتے ہی بہشت میں داخل ہو جائے گا)[2] حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیت الکرسی اور سورۃ اخلاص دونوں کو مِلا کر پڑھنے کی یہ فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔[3]

---

[1] مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ فصل اول [2] مشکوٰۃ ایضاً فصل سوم
[3] الترغیب والترہیب ص ۴۷۷، ج ۲ طبع مصر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دُعائے قنوت

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا سکھائی تاکہ میں اسے نمازِ وتر میں پڑھا کروں[1]:

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ

یا اللہ! ہدایت دے مجھے ان میں (داخل کر کے) جنکو آپ نے ہدایت دی اور عافیت دے مجھ کو اُن میں

عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا

جنکو آپ نے عافیت دی اور کارساز بن میرا اُن میں جن کی آپ نے کارسازی فرمائی اور برکت دیجیو میرے لیے

اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا

اس میں جو مجھے دے رکھا ہے آپ نے اور بچا مجھ کو اس تکلیف سے جس کا آپ نے فیصلہ کر رکھا ہے اسلیے کہ

یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ

آپ خود فیصلہ کرتے ہیں اور نہیں فیصلہ کیا جاسکتا آپکے فیصلہ کیخلاف بلاشبہ نہیں ذلیل ہوتا وہ جس سے آپ محبت کریں

مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ[2] نَسْتَغْفِرُكَ

اور نہیں عزت پاسکتا جس سے آپ دشمنی رکھیں برکت والے ہیں آپ اے ہمارے رب اور بلند ہیں۔ ہم سب آپ سے

وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ[3]۔

بخشش چاہتے ہیں اور رجوع کرتے ہیں آپ کی طرف اور رحمت اللہ کی نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر

[1] مشکوٰۃ باب حزب القرآن فصل دوم۔ عون المعبود ص ۵۳۳ جلد اوّل [2] قیام اللیل (امام مروزی) ص ۲۹۶ [3] حصن حصین ص ۵۶ و سنن بیہقی ص ۳۹ (باقی بر صفحہ ۱۵)

وِتروں کے بعد یہ کلمات تین بار پڑھے جائیں۔ تیسری بار بلند آواز سے:

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

[illegible]

اُردو مطبوعات

- قرآن کریم — [illegible]
- الرحیق المختوم — [illegible]
- [illegible] — [illegible]
- [illegible] — [illegible]
- تہذیب الاخلاق — [illegible]
- قیامت کی نشانیاں — [illegible]
- اسلام کے بنیادی عقائد — [illegible]
- [illegible] — [illegible]
- [illegible] — [illegible]
- [illegible] — [illegible]

ردمک ۹-۹-۱۷۶۱-۹۹۶۰

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

[illegible] الرياض